السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حنفیہ کے نزدیک اگر کنویں میں کوے کی بیٹ گر جائے تو کنواں ناپاک ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کی بیٹ کے متعلق فقہ میں مختلف روایات ہیں۔ ہدایہ میں ہے، اگر غیر ماکول اللحم جانور کی بیٹ درہم سے زیادہ لگ جائے، تو اس کپڑے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز جائز نہیں، پھر بعض کے نزدیک تو اختلاف نجاست و غیر نجاست میں ہے اور بعض کے نزدیک مقدار میں، اور صحیح آخری شق ہے، امام محمد کہتے ہیں نجاست خفیفہ کسی ضرورت کی بناء پر ''خفیفہ'' بنتی ہے اور یہاں کوئی ضرورت نہیں ہے اور شیخین کہتے ہیں کہ یہ مجبوری کی بنا پر ہے کیونکہ پرندے ہوا سے بیٹ پھینک دیتے ہیں اور اس سے بچنا مشکل ہے، تو ضرورت پیدا ہو گئی اگر ایسے پرندے کی بیٹ برتن میں گر پڑے تو اس میں بھی اختلاف ہے، بعض کے نزدیک وہ پلید ہے اور بعض کے نزدیک نہیں، کرخی کے قول کے مطابق شیخین کے نزدیک ایسے پرندوں کی بیٹ سرے سے پلید ہی نہیں، محمد اس کو پلید کہتے ہیں، ہندوانی نے کہا ہے کہ امام صاحب کے نزدیک یہ بیٹ نجاست خفیفہ ہے اور صاحبین کے نزدیک غلیظہ، قاضی خان نے کہا ہے کہ ایسے پرندوں کی بیٹ شیخین کے نزدیک نجس ہے اگر تھوڑے پانی میں گرے تو ناپاک ہو جاتا ہے اور کرخی کہتے ہیں کہ ان کے نزدیک نجس نہیں ہے اور صاحب بسوط نے اسی کو پسند کیا ہے، علامہ طحطاوی نے کہا ہے۔ ''اگر ایسے پرندوں کی بیٹ کنویں میں گر پڑے، جن کا گوشت کھانا حرام ہے تو اس سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا، در مختار میں بھی ایسا ہی ہے، حلبی کا بھی یہی قول ہے، تو ان تینوں کے فتویٰ پر پانی پاک ہے۔ واللہ اعلم

من نجاسة مخففة کبول ماکول اللحم وخرء وطیر من السباع او غیر ھا غیر ماکول وقیل طاہر وصحح الخفتہ انما تظھر فی غیر الماء فلیحفظ کذافی درالمختار قولہ ثم الخفتہ انما تظھر فی غیر الماء مفھومہ ان الخفیفة کلھا تنجس ویستثنیٰ منہ خرئو طیر مالا یوکل بالنسبة الی البیر فانہ لاینجسھا کما ذکرناہ آنفا حلبی انتہیٰ مافی الطحاوی

پس بموجب قول صاحت در مختار و طحطاوی و ابراہیم حلبی از افتادن پنچال زاغ چاہ نجس نشود

کما لایخفیٰ علی المتأمل واللہ اعلم بالصواب حررہ سید شریف حسین عفہ عنہ

الجواب صحیح والرای نجیح۔ سید محمد نذیر حسین ۱۲۸۱

ہذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الطہارۃ جلد 1 ص 19

محدث فتویٰ